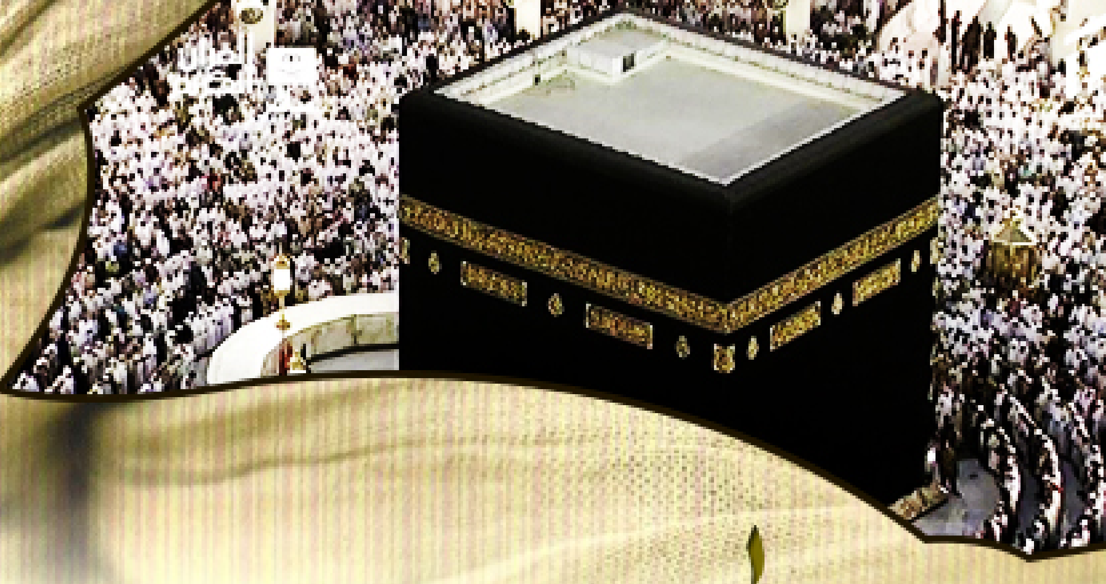

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کیسے حاصل ہو؟

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ طبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سَیِّدُ الْمُرسَلِین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس(10) گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کے دس(10) درجات بلند فرمادیتا ہے اور یہ دس(10) غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔“ (الترغیب والترھیب، ۲/ ۳۲۲، حدیث: ۲۵۷۴)

جو درود و سلام پڑھتے ہیں

ان پہ رحمت خدا کی ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**“ مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔** یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی

www.dawateislami.net

انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

حقیقی بندے اور سچے محبوب:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی وہ منفرد کتاب، جس میں 56 بیانات ہیں، اس کتاب کا نام ہے "**حکایتیں اور نصیحتیں**" اس کے صفحہ نمبر 256 کی حکایت کو اگر آپ توجہ کے ساتھ سُنیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپکو معلوم ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقیقی اور پسندیدہ بندے کون ہیں چنانچہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن احمد مُفید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سُنا، میں حضرت سیِّدُنا سری سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں سو رہا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بیدار کیا اور فرمانے لگے: اے جنید! میں نے دیکھا کہ گویا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور کھڑا ہوں اور مجھے ارشاد فرمایا گیا: "اے سری! میں نے مخلوق پیدا کی تو سب میری مَحَبَّت کا دعویٰ کرتے تھے۔ پھر میں نے دُنیا پیدا کی تو نوّے فیصد (90%) بھاگ گئے اور دس فیصد (10%) باقی رہ گئے۔ پھر میں نے جنّت پیدا کی تو بقیہ میں سے بھی نوّے فیصد (90%) بھاگ گئے اور صرف دس فیصد (10%) بچ گئے۔ پھر جب میں نے ان پر ذرّہ بھر آزمائش نازل کی، تو اس باقی رہ جانے والی تعداد کا بھی صرف دس فیصد (10%) بچا اور باقی نوّے فیصد (90%) بھاگ گئے۔ میں نے باقی رہنے والوں سے پُوچھا: "نہ تو تم نے دُنیا کو چاہا، نہ جنَّت طلب کی، نہ ہی آزمائش سے بھاگے۔ آخر! تم کیا چاہتے ہو؟ اور تمہارا مقصود کیا ہے؟" تواُنہوں نے عرض کی: "ہمارا مقصود تُو ہی تُو ہے، اگر تُو ہم پر مَصائب نازل فرمائے گا، تب بھی ہم تیری مَحَبَّت کو نہ چھوڑیں گے۔" میں نے ان سے کہا: "میں تمہیں ایسی ایسی مُصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبتلا کروں گا کہ پہاڑوں کو بھی جن کے برداشت کی

www.dawateislami.net

طاقت نہیں، تو کیا تم ان پر صبر کر لو گے ؟"اُنہوں نے عرض کی:"کیوں نہیں، مولیٰ! اگر تُو آزمائش میں مبتلا کرنے والا ہے، تو جیسے چاہے ہمیں آزمالے۔"(پھر فرمایا:) اے سری! یہی میرے حقیقی بندے اور سچے محبوب ہیں۔"(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہر حال میں صَبر و شکر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے، اس کی رِضا پر راضی رہتے ہیں اور کبھی زباں پر حرفِ شِکایت نہیں لاتے، یہی لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے محبوب ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت پانے کیلئے، اس کی طرف سے ملنے والی آزمائشوں پر صَبر کی عادت بنائیں، ایمان والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیسی مَحبَّت ہوتی ہے، آیئے! سُنیے چنانچہ

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آیت 165 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (۲،البقرۃ:۱۶۵)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی مَحبَّت نہیں

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر "**صراط الجنان**"، جلد 1، صفحہ 264 پر بہت ہی پیارے انداز میں مدنی پھول بیان کیے گئے ہیں، آیئے ہم بھی سُنتے ہیں مگر ٹھہریئے پہلے میں آپ کو تفسیر صِراطُ الجنان کی بے شمار خوبیوں میں سے چند ایک خوبیاں عرض کرتا ہوں تاکہ ہمارا شوق بڑھے اور ہم اس تفسیر کو فجر کے مدنی حلقے میں سُننے یا سُنانے یا پھر انفرادی طور پر پڑھنے کی سعادت حاصل کر کے دُنیا و آخرت کی برکتیں سمیٹیں۔

﴿1﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے 2 ترجمے دِیے گئے ہیں، ایک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے، دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزُالعرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے، جس میں زیادہ تر کنزالایمان سے ہی اِستفادہ کیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و

www.dawateislami.net

جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی لکھی ہوئی، کثیر کتابوں سے کلام اَخذ کر کے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے ﴿3﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں ، تفسیر خزائنُ العرفان اور تفسیر نورُ العرفان کا فیضان ہے، تفسیر خزائنُ العرفان، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل سید، حافظ، حکیم مُفتی نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی اور تفسیر نورُ العرفان اِن کے خلیفہ، مُفسرِ شہیر، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی ہے ﴿4﴾ تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر، بلکہ متوسط اور جامع ہے ﴿5﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں حتی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ عام اسلامی بھائی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں ﴿6﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا تذکرہ اور معاشرتی برائیوں کے عذابات بیان کیے گئے ہیں ﴿7﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں جنّت کے اِنعامات کے حصول کی ترغیب اور جہنم کے عذابات کی ترہیب موجود ہے ﴿8﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں باطنی امراض کے متعلق بھی قدرے تفصیل سے کلام کیا گیا ہے ﴿9﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور صِلہ رحمی کرنے کے متعلق بھی اِصلاحی مواد موجود ہے ﴿10﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے ﴿11﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں موقع کی مناسبت سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام کی سِیرت اور واقعات بھی ذِکر کیے گئے ہیں ﴿12﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں آیات سے حاصل ہونے والے رنگ برنگے، نِت نئے خوشبوؤں والے مدنی پھول بھی موجود ہیں۔

www.dawateislami.net

محبتِ اِلٰہی سے معمور جو آیت ہم نے سُنی، اس کے متعلق تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے،

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے، تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔ مَحبتِ الٰہی میں جینا اور مَحبتِ الٰہی میں مرنا، ان کی زِندگی کا مَقْصد ہوتا ہے۔ اپنی ہر خوشی پر اپنے رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا کو ترجیح دینا، نرم و گُداز بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ نیاز میں سر بَسجود ہونا، یادِ الٰہی میں رونا، رِضائے الٰہی کے حُصُول کیلئے تڑپنا، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور گرمیوں کے لمبے دنوں میں روزے، اللہ تعالیٰ کیلئے مَحَبَّت کرنا، اسی کی خاطر دُشمنی رکھنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور اسی کی خاطر کسی سے روک لینا، نعمت پر شکر، مُصیبت میں صبر، ہر حال میں خُدا پر تَوَکُّل، اپنے ہر مُعاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا، اَحکامِ الٰہی پر عمل کیلئے ہمہ وَقْت تیار رہنا، دل کو غیر کی مَحَبَّت سے پاک رکھنا، اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے مَحَبَّت اور اللہ تعالیٰ کے دُشمنوں سے نفرت کرنا، اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا نیاز مند رہنا، اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے رسول و محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دل و جان سے محبوب رکھنا، اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کے مُقرَّب بندوں کو اپنے دلوں کے قریب رکھنا، اِن سے مَحَبَّت رکھنا، مَحَبَّتِ الٰہی میں اضافے کیلئے ان کی صُحبت اختیار کرنا، اللہ تعالیٰ کی تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا، یہ تمام اُمُور اور ان کے علاوہ سینکڑوں کام ایسے ہیں، جو مَحَبَّتِ الٰہی کی دلیل بھی ہیں اور اُس کے تقاضے بھی ہیں۔ (تفسیر صِراطُ الجنان، ص ۲۶۴)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ خُداوندی میں عرض کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق
اپنے غم میں فقط گُھلا یا رَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" میں ایک ایسی حدیثِ پاک لکھی ہے، جسے سُن کر گناہگاروں کی ڈھارس بندھے گی اور نیکوکار ڈَر جائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس حدیثِ پاک کو سُن کر آپ کو معلوم ہو گا کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے، اُس کی رات کیسے گزرتی ہے؟ چنانچہ شَہنشاہِ نُبوّت، مَخزنِ جُود و سخاوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی بھیجی کہ "اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام)! گنہگاروں کو خُوشخبری دے دو اور صِدِّیقین کو ڈر سُناؤ۔" تو حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو اس بات پر بڑا تَعَجُّب ہوا، تو اُنہوں نے عرض کی: "یارَبّ عَزَّوَجَلَّ میں گنہگاروں کو کیا خُوشخبری دُوں اور صِدِّیقین کو کیا ڈر سُناؤں؟" **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام)! گنہگاروں کو یہ خُوشخبری سُنا دو کہ کوئی گُناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صِدِّیقین کو اس بات کا ڈر سُناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خُوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ وبرباد ہو جائے گا، اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام)! اگر تُو مجھ سے مَحَبَّت کرنا چاہتا ہے تو دُنیا کی مَحَبَّت کو اپنے دل سے نکال دے، کیونکہ میری اور دُنیا کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں، اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام)! جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ رات کو میرے حُضُور تہجد ادا کرتا ہے، جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے، جب غافل لوگ میرے ذِکر سے غَفلت میں پڑے

www.dawateislami.net

ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر اَدا کرتا ہے، جبکہ بُھولنے والے مجھ سے غفلت اختیار کرتے ہیں۔"

(حلیۃ الاولیاء، عبد العزیز بن ابی رواد، رقم ۱۱۹۰۶، ج۸، ص۲۱۱۔ الیٰ قولہ الاھلک، بحر الدموع ص ۲۱)

مِرے دِل سے دنیا کی چاہت مِٹا کر　　کر اُلفت میں اپنی فنا یا اِلٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی　　کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے　　مِرے غوث کا واسطہ یا اِلٰہی!

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حقیقی مَحبَّت اُسی وَقْت حاصل ہوسکتی ہے، جب ہمیں اس کے حُصُول کے طریقے معلوم ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت پانے کا سب سے اَہَم طریقہ یہ ہے کہ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی مَحبَّت اور ہر مُعاملے میں آپ کی اِطاعت کی جائے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَحبَّت کے حُصُول کیلئے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت وفرمانبرداری کو شرط قرار دیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت 31 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اطاعتِ رسول مَحبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۳۱)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اس آیتِ مُبارکہ سے مَعلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت کا دعویٰ، اُسی وَقْت سچّا ہوسکتا ہے، جب ہم سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت وپیروی کرتے ہوں گے۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی

احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کا خُلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :اے نبی(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !) آپ ان لوگوں سے فرمادیجئے، جو آپ کے وسیلہ کے بغیر ہماری مَحبَّت کا دَم بھرتے ہیں یاجو اپنے کورَبّ کا پیاراجان کر آپ سے بے نیاز ہوناچاہتے ہیں، یاجو آپ کی اطاعت کے سِوادوسرے اَسباب سے خُداتک پہنچناچاہتے ہیں، ان سب کو اعلانِ عام کر دیجئے کہ اگر تم خدا سے مَحبَّت کرناچاہتے ہو تو، نہ مجھ سے مُقابلہ کرو نہ میری برابری کا دَم بھرو، نہ مجھ سے آگے آگے چلو، بلکہ غلام بن کر میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اپنے اَقْوال، اَفعال، اَعمال، غرض زِندگی کے ہر شُعبہ کو میری مثال بنادو اور مجھ میں فنا ہو جاؤ، پھر مُعاملہ برعکس ہو گا کہ رَبّ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تم جو چاہو گے، وہ کرے گا،اس کے ساتھ ہی تمہارے سارے گُناہ مُعاف فرمادے گا، کیونکہ اللہ(عَزَّوَجَلَّ) بڑاغفّار اور اَرْحَمُ الرَّاحِمِین ہے، تم اپنے کواس کی مغفرت اور رحمت کا اہل بناؤ، پھر لطف دیکھو۔(تفسیرِ نعیمی، ج۳، ص۳۵۹۔۳۶۰،ملتقطاً) لہٰذا ہمیں بھی اپنے شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکام کی بجاآوری میں گزارنے چاہئیں، کیونکہ مَحبَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس سے مَحبَّت کی جائے، اس کی اطاعت وفرمانبرداری بھی کی جائے۔

مُطِیع اپنا مجھ کو بنا یاالٰہی سدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی
تُو اَنگریزی فیشن سے ہردَم بچا کر مجھے سنّتوں پر چلا یاالٰہی
تجھے واسِطہ سیّدہ آمِنہ کا بنا عاشقِ مُصطفٰے یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۱،۱۰۰)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحبَّتِ الٰہی پانے کاایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم نماز کی پابندی کریں، ماہِ رمضان کے پورے روزے رکھیں،زکوۃ کو وَقْت پر اَدا کریں نیز فرائض وواجبات کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ نَوافل کا اہتمام کرنا بھی بہترین عمل ہے۔

www.dawateislami.net

نوافل پڑھنے والا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب اور پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ

نوافل کی کثرت، مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

حضرت سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "جس نے کسی ولی کو اَذِیَّت دی، میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قُرب سب سے زِیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نَوافل کے ذریعے مُسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں، تومیں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے سوال کرے، تو میں اسے عطا کرتا ہوں، میری پناہ چاہے، تومیں اسے پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۲۴۸/۴، حدیث: ۶۵۰۲)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالٰی، وَلی میں حُلُول کرجاتا ہے، جیسے کوئلہ میں آگ یا پُھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالٰی حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں ایک یہ کہ وَلیُ اللہ کے یہ اَعضاء، گُناہ کے لائق نہیں رہتے، ہمیشہ ان سے نیک کام ہی سرزد ہوتے ہیں، اس پر عبادات آسان ہوتی ہیں، گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرارہا ہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اَعضاء کو دُنیا کے لیے استعمال نہیں کرتا، صرف میرے لیے استعمال کرتا ہے، ہر چیز میں مجھے دیکھتا ہے، ہر آواز میں میری آواز سُنتا ہے، یا یہ کہ وہ بندہ فَنافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خُدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں، حضرت (سَیِّدُنا) یعقوب عَلَیْہِ السَّلام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مِصر سے چلی ہوئی قمیصِ یُوسُفی کی خُوشبو سُونگھ لی، حضرت

www.dawateislami.net

(سَیِّدُنا) سلیمان عَلَیہِ السَّلام نے تین (3) مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصِف بن بَرخیا نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تختِ بلقیس لا کر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت (سَیِّدُنا) عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے مدینہ مُنوَّرہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحَظہ فرمالیے۔ یہ سب اِسی طاقت کے کرشمے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/۳۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش ہم فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ، نفل عبادات کے بھی پابند بھی ہو جائیں۔ کاش! فرض روزوں کے ساتھ ساتھ ہم نفل روزے مثلاً پیر اور جمعرات کا روزہ بھی رکھیں، کاش! خوش دِلی کے ساتھ پوری پوری زکوٰۃ بھی دیں اور ساتھ ہی ساتھ نفل صدقات بھی دیں، مثلاً مساجد و مدارس کی تعمیرات میں حصہ لیں، غریب بہن بھائی اور رِشتے داروں کی مالی مدد کریں، مسلمانوں کو کھلائیں، پلائیں۔ نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے خرچ کریں وغیرہ۔

کاش! فرض حج کے ساتھ ساتھ نفل حج اور عمرہ کرنے کی سعادتیں بھی حاصل کریں۔

کاش! ہم فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں مثلاً تہجد، اِشراق وچاشت، اوّابین وغیرہ بھی ادا کریں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کے **72 مدنی انعامات** میں نوافل کی ترغیب اِرشاد فرماتے ہیں، مثلاً مدنی انعام نمبر 16 میں "صلوٰۃُ التّوبہ"، مدنی انعام نمبر 18 میں "فرضوں کے بعد والے نوافل"، مدنی انعام نمبر 19 میں "نمازِ تہجد، اِشراق وچاشت اور اوّابین"، مدنی انعام نمبر 20 میں "تحیۃُ الوضو اور تحیۃُ المسجد"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنائے، مدنی انعامات کا رِسالہ باقاعدگی سے لینے، وقت مقرر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور ہر ماہ ذِمہ دار کو جمع کروانے اور اپنی محبت پانے والے خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وَقت ہی پر

www.dawateislami.net

ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مصیبت پر صبر، مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحبت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کی طرف سے آنے والی مُشکِلات و مَصائِب پر شکوہ و شکایات کرنے کے بجائے، بہر صُورت صَبر کیا جائے، کیونکہ صبر کرنے والوں کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ پسند فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4، سُورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 146 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں

لہٰذا اگر ہم بھی صبر کی عادت اپنائیں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے رَبّ تعالٰی کی سچی مَحَبَّت ہمارے دل میں جاں گُزیں ہو گی۔

حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "بے شک زِیادہ اَجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم سے مَحَبَّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبتلا کر دیتا ہے، تو جو اس کی قَضا پر راضی ہو، اس کے لئے اس کی رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔"

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۳۱، ج ۴، ص ۳۷۴)

ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

دل میں دنیا کی مَحبَّت نہ ہونا، مَحبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبتِ الٰہی کے حُصُول کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ دُنیا کی مَحبَّت کو اپنے دل سے نکال دیا جائے۔ مگر افسوس دُنیا کی مَحبَّت میں گرفتار اور اس کی رنگینیوں کا شکار ہو کر ہمارے دلوں سے مَحبَّتِ الٰہی کی چاشنی ختم ہوتی جارہی ہے، کیونکہ اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت میں سچے ہوتے تو ہماری نمازیں قضا نہ ہوتیں، رمضان کے روزے نہ چھوڑتے، زکوٰۃ کی اَدائیگی میں سُستی نہ کرتے، معلوم ہوا کہ یہ دُنیا کی مَحبَّت کی نحوست ہی ہے کہ جس کی بِنا پر ہم صحیح معنوں میں مَحبَّتِ اِلٰہی نہ پاسکے۔ لِہٰذا دُنیا کی مَحبَّت سے جلد اَز جلد پیچھا چُھڑائیے کہ اس کی مَحبَّت میں خَسارہ ہی خَسارہ ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُاللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ شَہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جسے دُنیا کی مَحبَّت کا شربت پِلایا گیا، وہ تین (3) چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا (۱) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دُور نہ ہوگی، (۲) ایسی حرص جس سے وہ غَنی نہ ہوگا، (۳) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کرسکے گا۔ کیونکہ دُنیا طالبہ (طلب کرنے والی) اور مطلوبہ (جسے طلب کیا جائے) ہے، لِہٰذا جس نے دُنیا کو طلب کیا، آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مرجائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی، دُنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پُورا رِزق حاصل کرلے۔" (طبرانی کبیر، عبد اللہ بن مسعود، رقم ۱۰۳۲۸، ج ۱۰، ص ۱۶۲)

بصرہ کے ایک شیخ، حضرتِ رابعہ بصری رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہا کے پاس آئے اور دُنیا کی شکایت کرنے لگے تو آپ رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہا نے فرمایا کہ غالباً آپ کو دُنیا سے بہت زِیادہ لگاؤ ہے، کیونکہ جو شخص جس سے بہت زِیادہ مَحبَّت کرتا ہے، اس کا ذکر بھی بہت زِیادہ کرتا ہے، اگر آپ کو دُنیا سے لگاؤ نہ ہوتا، تو آپ کبھی اس کا ذِکر نہ چھیڑتے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۶۷، ملخصًا)

اِلٰہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا

www.dawateislami.net

بچا دُنیا کی آفت سے بچا عُقبیٰ کی آفت سے

(وسائلِ بخشش، ص۴۰۳، ۴۰۲، ۴۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا شوق، مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے مَعانی و مَفاہیم کو سمجھ کر عمل کرنا بھی کارِ ثواب اور مَحَبَّتِ الٰہی کے حُصُول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ وہ شخص قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرے۔ مَحَبَّتِ الٰہی اور مَحَبَّتِ قرآن کی نشانی، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کرنا ہے اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے مَحَبَّت کی نشانی، آپ کی سُنَّت سے لگاؤ رکھنا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ ومحبۃ رسولہ ص۳۷) لہٰذا ہمیں بھی قرآنِ پاک سے سچی مَحَبَّت ہونی چاہیے کیونکہ مُحِب کی سچائی تین (3) چیزوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ (۱) مُحِب (مَحَبَّت کرنے والا) محبوب کی باتوں کو سب سے اچھا سمجھتا ہے۔ (۲) اس کے لئے محبوب کی مجلس سب سے بہتر مجلس ہوتی ہے۔ (۳) اس کے نزدیک محبوب کی رِضا سب سے عزیز ہوتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب العاشر فی العشق، ص۳۳)

فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو الٰہی

بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جو شعبے قرآن کی تعلیمات کو عام کر رہے ہیں، ان کے نام سُن لیجئے۔

(1)مدرسۃ المدینہ للبنین (2)مدرسۃ المدینہ جُزوقتی (3)مدرسۃ المدینہ رہائشی (4)مدرسۃ المدینہ للبنات (5)مدرسۃ المدینہ بالغان (6)مدرسۃ المدینہ بالغات (7)مدرسۃ المدینہ للبنین آن لائن (8)مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن

مدرسۃ المدینہ للبنین میں ملک و بیرونِ ملک مدنی مُنوں کو قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے۔ **مدرسۃ المدینہ جُزوقتی** میں اسکول پڑھنے والے بچوں کو اسکول کی تعلیم کے بعد ایک یا دو گھنٹے کے لئے قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ **مدرسۃ المدینہ رہائشی** میں طلبہ مدارس میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات** میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فی سبیل اللہ قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دیتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں اسلامی بھائیوں کو دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا، نماز، سنّتیں اور دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فی سبیل اللہ قرآن پڑھاتیں اور اسلامی بہنوں کو نماز، دُعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنین آن لائن** میں قاری صاحبان مدنی منوں اور بڑوں کو بھی بذریعہ انٹرنیٹ قرآنِ پاک پڑھاتے، سنّتیں سکھاتے اور دعائیں یاد کرواتے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور ان کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش 83 ممالک میں طلبہ و طالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں اس وقت مدرسۃ المدینہ کی کل 2420 شاخیں قائم ہیں، جن میں کم و بیش 112116 (ایک لاکھ، بارہ ہزار، ایک سو سولہ) مدنی منّے اور مدنی منیاں قرآنِ

www.dawateislami.net

کریم حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ پاکستان میں مدرسۃ المدینہ کی 2277 شاخیں اور ان میں کم و بیش 104228 (ایک لاکھ چار ہزار دو سو اٹھائیس) مدنی منّے اور مدنی منیاں جبکہ بیرونِ ملک 143 شاخوں میں کم و بیش 7888 (سات ہزار، آٹھ سو اٹھاسی) مدنی منے اور مدنی منیاں قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کررہی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ بالغان وبالغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات فی سبیل اللہ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قرآن کی تعلیمات کو شہروں کے ساتھ ساتھ اطراف کے دیہاتوں میں مزید بڑھانے کے لیے 15 روزہ رہائشی کورس پاکستان کے مختلف شہروں میں شروع ہوچکے ہیں اور آئندہ اس کا سلسلہ مزید شہروں میں بھی بڑھایا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی قرآن کی تعلیم سیکھنے سکھانے کے لیے مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے یا پڑھانے کے لیے تشریف لائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ شرعی مَسائل وبعض فرض علوم سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسائل سیکھنے کے حوالے سے فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: افضل عِبادَت دِین کے مَسائل سیکھنا ہے اور افضل دِین شُبہات سے بچنا ہے۔

(الترغیب والترھیب ج ا ص ۵۰) جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزْق کا ضامن ہے۔

(کنزالعُمّال ج ۱۰ ص ۶۰، حدیث: ۲۸۶۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی قرآنِ کریم کو دُرُست مَخارج سے پڑھنے اور ضروری شَرعی مَسائل سیکھنے کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پابندی سے شرکت کی عادت بنایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لیے آیئے! ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کا شوق کیسے ملا؟

مرکزُالاولیاء (لاہور) کے علاقے شاد باغ، حاجی پارک کے مقیم اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے مدنی اِنْقلاب کے بارے میں کچھ یوں بیان کرتے ہیں، میں گُناہوں کے تپتے صحرا میں بھٹک رہا تھا۔ فلمیں ڈِرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا، راہ چلتی لڑکیوں کو بُری نظروں سے دیکھنا، ان کو چھیڑنا اور معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ داڑھی مُنڈوانا، میری عاداتِ بد میں شامل تھا۔ قرآن و سُنَّت کے اَحکامات پر عمل سے دُور، دُنیا کی رنگینیوں میں مَسرور اپنی زِندگی کے قیمتی اَوقات بے عملی اور جہالت کے گھپ اندھیرے میں برباد کر رہا تھا۔ میں بڑا خُوش تھا کہ خُوب مزے کی زندگی بسر ہو رہی ہے۔ مگر آہ! مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ عیش کوشیاں میری آخرت برباد کر رہی ہیں۔ اچانک والد صاحب کا سایہ سر سے اُٹھ جانے نے مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کر دیا۔ دل کچھ نیکی کی جانب مائل ہوا، میں نے نمازِ باجماعت اَدا کرنا شُروع کر دی۔ ایک دن نماز پڑھنے مسجد گیا، تو وہاں میری مُلاقات سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے، ایک باریش اسلامی بھائی سے ہو گئی، ان کا اندازِ مُلاقات اس قدر بھلا تھا کہ میں متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اُنہوں نے سلام و مُصافَحہ کے بعد اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے بڑے اَحسن انداز میں تلاوتِ قرآنِ پاک کا ذوق وشوق دِلایا، مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی۔ اِصلاحِ اُمَّت کے جذبہ سے سرشار، عاشقِ رسول اسلامی بھائی کے میٹھے اَنداز کو دیکھ کر میں انکار نہ کرسکا اور مسجد میں عشا کی نماز کے

www.dawateislami.net

بعد قائم کئے جانے والے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کرنے لگا۔ پہلے دن مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے قراٰنِ پاک سُنا تو کئی غلطیوں کی نشاندہی کی اور پیار بھرے انداز میں فرمانے لگے، کہ قراٰنِ پاک کو دُرست مَخارج کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ تلفُّظ کے دُرُست نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی لفظ کا معنٰی تبدیل ہو جائے تو بسا اوقات نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مجھے جلد ہی اپنی کوتاہیوں کا احساس ہو گیا اور میں نے نیّت کرلی کہ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پابندی سے شرکت کرکے دُرُست مَخارج سے قرآن پاک پڑھنا سیکھوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی برکت سے قراٰنِ پاک سیکھنے کے ساتھ ساتھ نماز، وضو و غسل اور دیگر کئی ضروری مسائل سیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رفتہ رفتہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرنے لگا۔ اسی دوران شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو کر حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی غلامی کا پٹہ بھی گلے میں ڈال لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں صدقِ دل سے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ قراٰن وسنّت کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ نمازِ پنجگانہ کا پابند ہو گیا۔ سر کو سبز سبز عمامہ شریف کے تاج اور چہرے کو داڑھی شریف کے نور سے مزیّن کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جلد ہی میں نے تجوید کے ساتھ مکمل قراٰن پاک پڑھ لیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتِ الٰہی میں غور و فکر، مَحبّتِ الٰہی کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل واحسان اور اس کی چھوٹی بڑی ظاہری باطنی نعمتوں کو ہر وَقت پیشِ نظر رکھنا بھی، مَحبتِ الٰہی کے حُصُول کا مُؤثّر ذریعہ ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر بے شُمار احسانات فرمائے، زمین کو فرش بنایا، آسمان کو بغیر کسی سُتُون کے قائم کیا، اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لئے، رُسُل وانبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

کو مَبعُوث فرمایا، اس کے علاوہ اگر ہم اپنی ذات میں غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں بے شُمار نعمتیں عطا کر رکھی ہیں، مثلاً ہمیں پیدا کیا اور زِندگی باقی رکھنے کیلئے سانس لینے اور نکالنے کا نظام عطا فرمایا، چلنے کے لئے پاؤں دیئے، چُھونے کے لئے ہاتھ دیئے، دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں، سُننے کے لئے کان دیئے، سُونگھنے کے لئے ناک دی، بولنے کے لئے زبان عطا کی اور بے شُمار ایسی نعمتیں عطا فرمائیں، جن میں آج تک ہم نے کبھی غور ہی نہیں کیا، حالانکہ اس کی ایک چھوٹی سی نعمت بھی ہماری کئی سال کی عِبادت ورِیاضت سے بڑھ کر ہے۔ چُنانچہ مَنقول ہے کہ اگلی اُمّتوں میں سے ایک شخص جس نے چار سو (400) برس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی ہو گی، اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ بھی نہ ہو گا۔ قیامت کے روز اس کے بارے میں حکمِ خداوندی ہو گا "اس کی چار سو (400) برس کی عبادت ایک پلّے میں اور ہماری نعمتوں میں سے صرف آنکھ کی نعمت دُوسرے پلّے میں رکھو۔" وزن کیا جائے گا، اس کے چار سو (400) برس کے اعمال سے ایک یہ نعمت کہیں زِیادہ ہو گی۔ (ملفوظات، ص ۲۸۲، ملتقطاً و مفہوماً) لہٰذا ہمیں اس کی عَطا کردہ نعمتوں کو ہر وَقت پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اِس کا شُکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِصلاح کا انوکھا انداز: ایک شخص حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اس سے پوچھا: "جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو، کیا اس کے بدلے ایک لاکھ دِرہم تمہیں قبول ہیں؟" اس نے عرض کی: "نہیں۔" فرمایا: "کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟" اس نے کہا: "نہیں۔" پھر فرمایا: "تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟" جواب دیا: "نہیں۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتیں یاد دلانے کے بعد ارشاد فرمایا: "میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟" (حلية الاولياء، الرقم 202 يونس بن عبيد، الحديث: 3017، ج 3، ص 25)

www.dawateislami.net

قلب میں یاد تیری بسی ہو	ذِکر لب پر تِرا ہر گھڑی ہو
مستی و بے خُودی اور فنا کی	میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خوش نصیب مسلمان آپس میں محبت رکھتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے جمع ہوتے ہیں، مثلاً دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں آتے ہیں، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھتے پڑھاتے ہیں، مدنی درس دیتے یا سُنتے ہیں، مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، بعدِ فجر مدنی حلقے میں شرکت کی سعادت پاتے ہیں، الغرض جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے جمع ہوتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خوشنودی کے لیے ایک دُوسرے سے ملتے ہیں، ایک دُوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں، اُنہیں محبتِ اِلٰہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ

بہارِ شریعت جلد 3 ص 577 میں لکھاہے: "اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے: "جو لوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دُوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں مِلتے جُلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں، ان سے میری محبت واجب ہو گئی"۔

("الموطا" للامام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، الحدیث: 1828، ج2، ص439)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے مَحبّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح بندے، اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ سے مَحبّت کرتے ہیں، اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے بندوں سے مَحبّت فرماتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے مَحبّت کئی اعتبار سے ہو سکتی ہے، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندے سے راضی ہونا، اس سے خیر کا اِرادہ فرمانا، بندے کی تعریف کرنا، اسے اپنے ثواب سے مالامال فرمانا، اس سے عفو و دَر گُزر کرنا، اسے اپنی اطاعت میں مشغول رکھنا اور اپنی نافرمانی سے بچانا۔ (روح البیان، سورۂ آلِ عمران، تحت آیۃ ۱۴۸، ۱/۱۰۷ بیضاوی، بقرۃ، تحت الآیۃ ۱۶۴، ۱/۴۴۱، تفسیرِ خازن، تحت الآیۃ، قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ۱/۲۴۳)

www.dawateislami.net

دِین سیکھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے بندے سے مَحَبَّت فرماتا ہے، تو اُسے دِین کی مَحَبَّت عطا فرما دیتا ہے چُنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دُنیا اسے بھی دیتا ہے، جو اسے محبوب ہو اور اسے بھی جو محبوب نہیں اور دِین صرف اسی کو دیتا ہے، جو اس کے نزدیک پیارا ہوتا ہے، لہٰذا جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دِین دِیا، اُسے مَحبُوب بنالیا۔ ("شعب الاِیمان"، باب في قبض الید عن الاموال المحرمۃ، الحدیث: ۵۵۲۴، ج ۴، ص ۳۹۵۔۳۹۶)

مخلوق میں اس کا ذکرِ خیر فرماتا ہے

اسی طرح جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے سے مَحَبَّت کرتا ہے تو اس کے ذِکرِ خَیر کو اپنی مخلوق میں عام فرما دیتا ہے، ہر طرف اس کی نیک نامی اور بھلائی کے چرچے ہونے لگتے ہیں۔ حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بُلاتا ہے، پھر فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے مَحَبَّت کرتا ہوں، تم اس سے مَحَبَّت کرو، چنانچہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس سے مَحَبَّت کرتے ہیں، آسمان میں اعلان کرتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُلاں سے مَحَبَّت کرتا ہے، تم لوگ اس سے مَحَبَّت کرو، تو اس سے آسمان والے مَحَبَّت کرتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب رب تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے، تو فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے ناراض ہوں، تو تم بھی اس سے ناراض ہو جاؤ، فرمایا کہ جبرئیل اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، پھر آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُلاں سے ناراض ہے، تم لوگ بھی اس سے ناراض ہو جاؤ، فرمایا: پھر وہ لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے نفرت رکھ دی جاتی ہے۔ صحیح مسلم، کتاب البر، باب اذا احب اللہ تعالیٰ عبداً۔۔۔۔ الخ، حدیث: ۲۶۳۷، ص ۱۴۱۷)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننے کیلئے، زِیادہ سے زِیادہ عبادت وتلاوت اور نیکیوں کی عادت بنائیں اور اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کیجئے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں کو بھی بہت پسند فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت 222 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ ۲، البقرہ: ۲۲۲)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "گُناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے، گویا اس نے گُناہ کیا ہی نہیں اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے مَحَبَّت کرتا ہے، تو اسے کوئی گُناہ نُقصان نہیں دیتا۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب التاء، الحدیث ۲۲۵۱، ج۱، ص۳۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ توبہ کرنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ اور محبوب کام ہے، لہٰذا ہمیں بھی اپنے صغیرہ وکبیرہ گُناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے، بِالخُصُوص جب رات کو سونے کیلئے بستر پر جائیں، تو دن بھر کے مُعاملات کو یاد کرتے ہوئے فکرِ مدینہ (یعنی غور و فکر) کیجئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ، 72 مدنی انعامات میں سے، مدنی انعام نمبر 16 میں ہے کہ

"کیا آج آپ نے کم اَز کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صَلٰوۃُالتوبہ پڑھ کر دن بھر کے سابقہ ہونے والے تمام گُناہوں سے توبہ کرلی ؟ نیز خدانخواستہ گُناہ ہوجانے کی صُورت میں فوراً توبہ کرکے آیندہ وہ گُناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟" لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دن بھر میں اگر کوئی نیکی، جانے اَنجانے میں بندوں کے دِکھاوے کیلئے کی، تو اس سے توبہ کرتے ہوئے، آئندہ اِخلاص کے ساتھ نیکیاں کرنے کی نِیّت کریں اور گُناہوں کو یاد کرکے سچی توبہ کرنے کی عادت بنائیں تاکہ ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں میں شامل ہوجائیں۔

مِٹا میرے رَنج و اَلَم یاالٰہی	عطا کر مجھے اپنا غم یاالٰہی
شرابِ مَحبَّت کچھ ایسی پلادے	کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یاالٰہی
عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا	ہیں عِصیاں میں بدمَست ہم یاالٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحبَّتِ الٰہی کے بارے میں مَزید مَعلُومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 692 صَفحات پر مُشتمل کتاب بنام "مُکاشَفۃُ القُلُوب" کے باب "مَحبَّتِ الٰہی" کا مُطالَعہ بے حد مُفید ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والے، نکوکاروں کی صُحبت اختیار کرنا، ان کی نصیحت آمیز گفتگو کو اپنے لئے مَشعلِ راہ بنانا بھی، محبتِ الٰہی کی عَلامت ہے۔ لہٰذا مَحبَّتِ الٰہی بڑھانے، رِضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، خُود کو عذابِ قبرو جہنَّم سے ڈرانے، گُناہوں کی عادت مِٹانے، اپنے آپ کو سُنَّتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شَمع جلانے اور جنّت الفردوس میں مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے اچھا، مدنی ماحول اور نیک لوگوں کی صُحبت حد دَرجہ ضروری ہے، کیونکہ آج مُعاشرے کے ناگُفتہ بہ حالات میں گُناہوں کا زور دار سیلاب، جسے دیکھو بہائے لئے جارہا ہے، ایسے میں تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمیٰ سے کم نہیں، لہذا آپ بھی اس پیارے سے مدنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہیے۔ نیز عاشقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں کی تَربِیَت کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور سُنَّتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دولت کا خزانہ حاصل ہو گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بیان کردہ مدنی پھولوں پر عمل کرنے کی سَعادت عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کے حوالے سے چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کی کہ کن کن ذرائع سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت حاصل ہو سکتی ہے۔

﴿1﴾ پیارے آقا، مدینے والے مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کا ذریعہ ہے ﴿2﴾ نوافل کی کثرت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کا ذریعہ ہے ﴿3﴾ مصیبت پر صبر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کا ذریعہ ہے ﴿4﴾ دِل سے دُنیا کی محبت کو نکال دینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کا ذریعہ ہے ﴿5﴾ تِلاوتِ قرآن، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کا ذریعہ ہے ﴿6﴾ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر اوراُس کی نعمتوں میں غورو فِکر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کا ذریعہ ہے ﴿7﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں سے محبت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کا ذریعہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک، دعوتِ

www.dawateislami.net

اسلامی سُنَّتوں کی خدمت کے لیے کم و بیش 100 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ آسان انداز سے علمِ دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کروانے کیلئے ان شعبوں میں ایک شُعبہ "المدینہ لائبریری" بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مُطالَعہ کے لیے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلِف مَوضُوعات پر مُشتمِل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب ورَسائل اور VCDs,CDs وغیرہ مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولَت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کی برکات سے مالامال ہوسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"عمامہ شریف" کے نو(9) حُرُوف کی نسبت سے عمامے کے 9 مَدَنی پھول

www.dawateislami.net

دو(2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **(۱)** عمامے کے ساتھ دو(2) رَکعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں (اَلفِردَوس بمأثور الخطّاب ج ۲ ص ۲۶۵ حدیث ۳۲۳۳) **(۲)** عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار (10000) نیکی کے برابر ہے (ایضاً ج ۲ ص ۴۰۶ حدیث ۳۸۰۵، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۲۱۳) **(۳)** عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے (کشفُ الاِلتِباس فِی استِحبابِ اللّباس ص ۳۸) **(۴)** عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۸۶) **(۵)** رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور **(۶)** چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۷ ص ۲۹۹) **(۷)** عمامے کو جب از سر نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۰) **(۸)** اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گناہ مٹایا جائے گا (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۲۱۴) عِمامے کے طبّی فوائد میں سے یہ ہے کہ: **(۹)** ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی مُتأثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو		ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو		ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

www.dawateislami.net

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ١٥١ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (2)

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (4)

---

1. ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹
2. ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵
3. ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰
4. ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(1)

---

1 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net